سوال

(78) نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کا حکم ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

لندن سے ایم صدیق لکھتے ہیں فرض نماز کے بعد کون سا وظیفہ اور ذکر ہے جو رسول اکرم ﷺ سے ثابت ہے ؟ اس وقت یہاں بعض مسجدوں میں جو نماز کے بعد بلند آواز سے کلمہ طیبہ پڑھنے یا درود سلام پڑھنے کا سلسلہ ہے اس کی شرعی حیثیت پر بھی قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت کریں۔ اس میں بہتوں کا بھلا ہوگا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز اسلام کا ایک ہم بنیادی رکن ہے جس کی اہمیت اور فضیلت کے بارے میں قرآن وحدیث میں واضح دلائل و حکام موجود ہیں۔ اس اہل عبادت کے فوائد اور حکمتوں پر بھی امت کے علماء بہت کچھ لکھ چکے ہیں۔ چونکہ نماز بندے اور خالق کے تعلق کو مضبوط کرنے کا سب سے اہم ذریعہ ہے اس لیئے نماز کے اندر اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس تعلق کو تازہ رکھنے کے لئے نبی کریم ﷺ نے مختلف اذکار اور دعائیں بتائی ہیں اور ان مسنون دعاؤں کے علاوہ اپنی طرف سے اجتماعی ذکر یا دعا کا کوئی طریقہ رائج کرنا جائز نہ ہوگا۔

ہم ذیل میں اس بارے میں صحیح احادیث سے ثابت چند اذکار نقل کرتے ہیں

(۱) حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے اختتام کو اللہ اکبر کے ذریعہ پہچانتا (بخاری شریف) یعنی آپ نماز کے بعد اللہ اکبر بلند آواز سے کہتے۔

(۲) حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز سے فارغ ہو کر ہماری طرف توجہ فرماتے تو تین مرتبہ استغفر اللہ پڑھتے اور پھر کہتے :

(اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام) (مسلم مترجم ج کتاب المساجد باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ وبیان صفتہ ص ۱۴۹ ترمذی ج ۱ باب مایقول اذا مسلم ص ۹۴ رقم الحدیث ۲۹۸/۲۴۳)

(۳) حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے بعد صرف اتنی دیر بیٹھتے جتنی دیر میں یہ الفاظ پڑھتے :

اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام (مسلم مترجم ج کتاب المساجد باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ ص ۱۴۹)

(۴) حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ صبح کی نماز میں سلام پھیرنے کے بعد آپ ﷺ فرماتے : اللھم انی اسئلک علما نافعا ورزقا طیبا وعملا متقبلاً۔

(مسند احمد' ابن ماجہ)

(۵) حضرت مغیرہ بن شعبہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ کلمات پڑھتے۔

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئی قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد (مسلم مترجم ج اکتاب المساجد باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ و بیان صفتہ ص ۱۴۹ ا ترمذي ج ا باب مایقول اذا مسلم ص ۹۴ رقم الحدیث ۲۴۳/۲۹۸۔)

(٦) حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ جب سلام پھیرتے تو بلند آواز سے یہ الفاظ پڑھتے:

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئی قدیر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ لا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ لہ النعمۃ ولہ الفضل ولہ الثناء الحسن لا الہ الا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ لکافرون۔ (مسلم مترجم ج اکتاب المساجد باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ ص ۱۴۹)

(۷) حضرت کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرض نماز کے فوراً بعد کچھ الفاظ ایسے ہیں کہ انہیں کہنے والا کبھی نامراد نہیں ہوگا اور وہ ہیں ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ۔ ۳۳ مرتبہ الحمدللہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر (مسلم شریف)

(۸) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ہر فرض نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ کہا اور ۳۳ مرتبہ الحمدللہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر اور آخر میں کہا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئی قدیر تو اس شخص کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ (صحیح مسلم)

(۹) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اکرم ﷺ نماز کے بعد ان کلمات کے ساتھ پناہ طلب کرتے۔ اللھم انی اعوذبک من البخل و اعوذبک من الجبن و اعوذبک من ان اردالی ارزل العمر و اعوذبک من فتنۃ الدنیا و اعوذبک من عذاب القبر۔ (صحیح بخاری)

احادیث کی معتبر کتابوں سے یہ کچھ روایات ہم نے نقل کی ہیں جن میں یہ مسنون اذکار ہیں۔ ان احادیث پر غور وفکر کے بعد درج ذیل امور واضح ہوتے ہیں:

اول: صحابہ کرامؓ نے اپنے اپنے مشاہدات کے مطابق نبی کریم ﷺ کی نمازوں کے بعد کا معمولات کا ذکر کیا ہے اور ان سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ آپ مختلف کلمات نمازوں کے بعد پڑھا کرتے تھے اور جس صحابی نے جو کلمات سنے وہ نقل کردیئے۔

دوم: کسی صحیح حدیث میں یہ نہیں آتا کہ آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو اجتماعی طور پر بلند آواز سے کلمہ طیبہ کا ورد سکھایا ہو۔ کیوں کہ ہم نے اکثر وہ احادیث پیش کردی ہیں جن میں نماز کے بعد اذکار کا بیان ہے۔ اس طرح نماز کے بعد صلوٰۃ وسلام کا بھی کسی حدیث میں ذکر نہیں نہ کبھی آپ نے صحابہؓ کو بلند آواز سے یا آہستہ آواز کے ساتھ کھڑے ہوکے یا بیٹھ کر نماز کے بعد درود وسلام پڑھنے کا حکم دیا اور نہ ہی صحابہ کرام نے نمازوں کے بعد یہ عمل کیا۔

سوم: مسئلہ یہ نہیں کہ کلمہ طیبہ یا درود شریف پڑھنے سے کوئی منع کرتا ہے یا روکتا ہے۔ کوئی مسلمان بھلا یہ تصور بھی کرسکتا ہے کہ کلمہ یا درود کا انکار کرے اور لوگوں کو ان کے پڑھنے سے روکے ایسے شخص کے کفر میں کیا شبہ ہے جو کلمہ طیبہ پڑھنے سے انکار کرے' یا نبی کریم ﷺ پر درود وسلام سے منع کرے بلکہ اصل مسئلہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کس موقع پر کون سے الفاظ یا کلمات پڑھنے کے لئے سکھائے ہیں۔

خلاصہ کلام: اس لئے ہم یہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے نماز کے بعد جو اذکار بتائے ہیں ان میں نہ کلمہ طیبہ کا ذکر ہے اور نہ ہی درود وسلام کا اور کسی شخص کو یہ حق نہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کے طریقے کو چھوڑ کر اپنی طرف سے کوئی طریقہ رائج کرے۔ اس سے بڑا دشمن اسلام اور گستاخ رسول اور کون ہوسکتا ہے جو یہ کہے کہ حضور ﷺ نے تو یہاں اس طرح چیزیں پڑھنے کے لئے نہیں کہا مگر میری مرضی اور خواہش یہ ہے کہ میں فلاں چیز پڑھوں۔ اس میں کیا حرج ہے؟ اس میں سب سے بڑا حرج یہی ہے کہ اس نے آنحضرت ﷺ کے فرمان کا

احترام نہیں کیا۔

اس کی مثال بالکل ایسے ہے جیسے کوئی شخص کہے کہ نماز میں قیام کی حالت میں سورہ فاتحہ پڑھنے کی بجائے وہ درود پڑھنا پسند کرتا ہے اور جب تشہد میں بیٹھے گا تو اس وقت فاتحہ پڑھے گا تو ایسے شخص کی نہ ہی نماز ہوگی اور نہ اسے کوئی محب رسول ﷺ یا عاشق رسول ﷺ تسلیم کرے گا کیونکہ اس نے اپنی طرف سے ایک طریقہ ایجاد کیا اور جو چیز جس جگہ نبی کریم ﷺ نے پڑھنے کے لئے کہی تھی اس میں اس نے اپنی طرف سے تبدیلی کی۔

لہٰذا مروجہ طریقہ صلاۃ وسلام کسی حدیث سے ثابت نہیں اور نہ ہی اونچی آواز سے مل کر کلمہ طیبہ اس طرح پڑھنے کا کوئی ثبوت ہے جس طرح آج کل کی بعض مسجدوں میں رواج ہے۔

بعض احادیث میں نماز کے بعد لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کے الفاظ آئے ہیں جیسا کہ مسلم شریف کی حدیث کے حوالے سے ہم نے نقل کئے ہیں ممکن ہے بعض حضرات اس سے یہ دلیل پکڑیں کہ آج کل بعض مساجد میں جو بلند آواز سے کلمہ پڑھا جاتا ہے اس کے الفاظ بھی تو یہی ہیں لہٰذا نماز کے بعد لا الہ الا اللہ پڑھنے کا ثبوت مل گیا۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ اس حدیث میں صرف لا الہ الہ اللہ کے الفاظ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور اس کی وحدانیت ویکتائی کے مکمل اور جامع کلمات ہیں جب کہ آج کل کے اہل بدعت حضرات کو نہ تو یہ وظیفہ آتا ہے اور نہ ہی اسے پڑھتے ہیں 'بلکہ ان کے ہاں اکثر رواج تو یہ ہے کہ وہ صرف لا الہ الا اللہ ہی پڑھتے رہتے ہیں اور پھر ایک آدھ بار محمد رسول اللہ بھی کہہ دیتے ہیں جب کہ یہ طریق کار تو بالکل انوکھا ہے۔ اگر یہ حضرات وہ تمام وظائف وکلمات جو ہم نے اوپر ذکر کئے ہیں مسنون طریقے سے پڑھیں تو آخر کیا اعتراض ہو سکتا ہے؟ لیکن ساری مسنون دعائیں اور ورد چھوڑ کر کلمے کے ایک حصہ اور پھر کھڑے ہو کے درود پڑھنا بلکہ اس میں اردو وشعروں کی آمیزش کر کے اسے گا لینا ہرگز ہرگز سنت قرار نہیں دیا جا سکتا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص199

محدث فتویٰ